

4043 - اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی کی معرفت کی اہمیت

سوال

اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی کی معرفت کی کیا اہمیت ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی کی معرفت کی بہت زیادہ اہمیت ہے جو مندرجہ ذیل نقاط سے واضح ہوتی ہے :

1 - یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے اسماء حسنی اور صفات کا علم مطلق طور پر سب سے اعلیٰ اور اشرف علم ہے ، کیونکہ علم کا شرف معلوم یعنی جس کا علم حاصل کیا جا رہا ہے اس کے شرف سے ثابت ہوتا ہے ، اور اس علم میں جس کا علم حاصل کیا جا رہا ہے وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے اسماء و صفات کا علم ہے ، تو اس علم کے حصول میں مشغول ہونا اور اس کی فہم حاصل کرنا بندے کے لئے سب سے اعلیٰ اور اشرف کام ہے ۔

اور اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بہت ہی واضح طور پر بیان فرما دیا ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسے بیان کرنے کے اہتمام کی بنا پر ہی صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم جمیعاً نے اس میں کوئی اختلاف نہیں کیا جس طرح کہ بعض دوسرے احکام میں اختلاف کیا ہے ۔

2 - یہ کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اس بات کی دعوت دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خشیت اور اس کی محبت اختیار کی جائے ، اور دل میں اسی کا خوف رکھا جائے اور ، اور اسی سے امیدیں وابستہ کی جائیں ، اور اسی اللہ تعالیٰ کے لئے ہی اپنے اعمال کی خالص کیا جائے ، جو کہ سعادت اور عین عبادت ہے ، اور اللہ تعالیٰ کی معرفت اس وقت ہی حاصل ہو سکتی ہے جب اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی کی معرفت حاصل ہو اور ان کے معانی کو سمجھا جائے ۔

3 - اور اللہ تعالیٰ کی اسماء حسنی ساتھ معرفت ایمان میں زیادتی کا باعث ہے ، شیخ عبدالرحمان بن سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ کہ :

(اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی پر ایمان لانا اور ان کی معرفت توحید کی تینوں اقسام : توحید ربوبیت اور توحید الوہیت اور توحید اسماء و صفات کو متضمن ہے ، اور یہ اقسام ایمان کی روح اور خوشی ہے ، اور روح کا معنی دل کو غمی

سے خوشی اور راحت ہے، اور یہ ایمان کی اصل اور اس کی غایت ہے، لہذا بندے اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور اس کی صفات کی معرفت حاصل کرے گا اس کا ایمان بھی اتنا ہی زیادہ اور یقین قوی ہوگا (التوضیح والبیان لشجرة الایمان للسعدی ص 41

4 - اللہ تبارک و تعالیٰ نے مخلوق پیدا ہی اس لئے کی ہے کہ وہ اسے پہچانیں اور اس کی عبادت کریں، اور یہی وہ چیز ہے جو کہ ان سے انتہائی مطلوب ہے -

اس لئے کہ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

(رسولوں کی دعوت کا لب لباب اور اس کی کنجی معبود برحق کی معرفت و پہچان اس کے اسماء و صفات اور افعال کے ساتھ ہے، اور اسی معرفت پر رسالت کی شروع سے لیکر آخر تک بنیاد اور دارو مدار ہے) الصواعق المرسلۃ علی الجہمیۃ والمعطلۃ لابن قیم رحمہ اللہ (150 / 1 - 151)

تو بندے کا اللہ تعالیٰ کی معرفت میں مشغول ہونا اس کام میں مشغول ہونا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرما یا ہے، اور اسے ترک و ضائع کرنا ایسا کام ہے جس کے لئے بندہ پیدا کیا گیا ہے اسے نہ کرنا ہے، اور ایمان کا معنی یہ نہیں کہ صرف زبان سے کہہ دیا جائے اور اس کی معرفت اور علم حاصل نہ کیا جائے، اس لئے کہ حقیقت ایمان یہ ہے کہ بندہ اپنے اس رب کو جانے اور پہچانے اور اس کی معرفت حاصل کرے جس پر وہ ایمان لایا ہے، اور اسے اللہ تعالیٰ کی معرفت اسماء و صفات کے ساتھ حاصل کرنے میں کوشش کرنی چاہئے، لہذا اسے جتنی اللہ تعالیٰ کی معرفت ہوگی اس کا ایمان بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا -

5 - اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کا علم حاصل کرنا ہر معلوم کے ساتھ علم کا اصل ہے، جیسا کہ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

(بیشک اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کا علم ہر معلوم چیز کے علم کی اساس اور بنیاد ہے، لہذا یہ معلومات اس کے سوا ہے یا تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہوگی یا پھر اس کا امر، اور یا اس چیز کا علم ہوگا جس کی اللہ تعالیٰ نے تکوین کی ہے، اور یا اس کا علم ہوگا جو اس نے مشروع کیا ہے، اور خلق اور امر کے علم کا مصدر اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ ہیں، اور یہ دونوں (خلق و امر) اسماء کے ساتھ ایسے مرتبط ہے جس طرح کہ تقاضا کی گئی چیز کا ارتباط تقاضا کرنے والے کے ساتھ ہو، اور اسماء حسنیٰ کا شمار ہر معلوم کے جاننے کا اصل ہے، اس لئے کہ معلومات اس کا تقاضا ہیں اور ان سے مرتبط ہیں ---) .